کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام اس مسئلہ کے بارے میں۔

ہمارے علاقے میں اکثر لوگوں کو دیکھا گیا ہے، کہ انہوں نے گیس یا بجلی کے میٹر کو اس طریقے سے بند کرواتے ہیں جس سے بل کم آتا ہے بعض لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ چونکہ حکومت نے مختلف ناجائز ٹیکسز عوام پر لاگو کئے ہیں۔ ان کے بدلہ ہمارے لئے یہ جائز ہے، اب سوال یہ ہے کہ ان لوگوں کی بات کس حد تک درست ہے، برائے مہربانی شریعت کی روشنی میں جواب عنایت فرما کر عنداللہ ماجور ہو،

المستفتی: قاری محمد عیسیٰ

متعلم: جامعہ دار العلوم صدیقیہ، صدیقیہ روڈ جتک اسٹاپ کوئٹہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب باسم ملهم الصواب

گیس یا بجلی کے میٹر میں کوئی ایسی تکنیک کروانا جس سے استعمال شدہ بجلی یا گیس کی مقدار کم دکھائے، یہ شرعاً جائز نہیں ہے کیوں کہ یہ گیس اور بجلی کی چوری ہے۔ جو لوگ بجلی یا گیس کی چوری کو جائز سمجھتے ہیں ان کی بات درست نہیں ہے۔

قال الله تعالى : ومن يغلل يأت بما غل يوم القيمة (آل عمران 161)

اس آیت کے تحت مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع نور اللہ مرقدہ نے اپنی مشہور تفسیر معارف القرآن 2/ 233-234 میں لکھا ہے:

''اموال اوقاف اور سرکاری خزانے میں چوری بحکم غلول ہے، یہی حال مساجد، مدارس، خانقاہوں اور اوقاف کے اموال کا ہے۔ جس میں ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا چندہ ہوتا ہے۔ اگر معاف بھی کرائے تو کس کس سے معاف کرائے، اسی طرح حکومت کے سرکاری خزانے (بیت المال) کا حکم ہے، کیونکہ اس میں پورے ملک کے باشندوں کا حق ہے، جو اس میں چوری کرے اس نے سب کی چوری کی، مگر چونکہ یہی اموال عموماً ایسے ہوتے ہیں جن کا کوئی شخص مالک نہیں ہوتا، نگرانی کرنے والے بے پروائی کرتے ہیں، چوری کے مواقع بکثرت ہوتے ہیں، اس لئے آجکل دنیا میں سب سے زیادہ چوری اور خیانت انہی اموال میں ہو رہی ہے، اور لوگ اس کے انجام بد اور وبال عظیم سے غافل ہیں، کہ اس جرم کی سزا علاوہ عذابِ جہنم کے میدانِ حشر کی رسوائی بھی ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے محرومی بھی

(نعوذ باللہ منہ)

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

کتبہ: محمد عارف عرفان

جامعہ دار العلوم صدیقیہ

صدیقیہ روڈ جتک اسٹاپ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۲
مورخہ ۷ صفر المظفر ۱۴۳۸ھ
جامعہ دار العلوم صدیقیہ کوئٹہ

مُفتی
جامعہ دار العلوم صدیقیہ کوئٹہ

الجواب صحیح
[illegible] البارز

۷/ صفر المظفر ۱۴۳۸

Scanned by CamScanner